www.KitaboSunnat.com



# چند عام کاروباری بیماریاں

انسان کو اپنا پیٹ پالنا، تن ڈھکنا اور بچوں کی پرورش کا بوجھ اٹھانا ہے اس لیے اس کو کاروبار کرنا پڑتا ہے۔ کاروبار ایک جائز ضرورت ہے۔ اگر جائز طریقے سے کیا جائے تو یہ عبادت بھی ہے۔ اگر ناجائز ہتھکنڈے استعمال کیے جائیں تو گناہ بھی ہے اور حرام بھی۔ اس لیے ہم ذیل میں چند ایک ان موٹی موٹی کاروباری بیماریوں اور مفاسد کا ذکر کریں گے جن سے عامۃ خلائق غافل ہے۔

**قسمیں کھانا** | قسمیں کھانے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ گاہک چیز خرید لے اور اس کی عموماً اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب دال میں کالا ہوتا ہے۔ اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ (ابن ماجہ عن ابی قتادۃ ۔ کتاب البیوع)

"اپنے بیع میں قسم کھانے سے بچو۔ کیونکہ پہلے تو مال چلتا ہے پھر اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔"

صحیحین میں ہے الحلف منفقۃ للسلعۃ وممحقۃ للبرکۃ (ابو ہریرۃ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ قیامت میں تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔

........ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ (ابن ماجہ عن ابی ذر) (ایک وہ جو جھوٹی قسم کھا کر مال بیچتا ہے۔

یہ بیماری جتنی عام ہے وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے اور شرعاً اس کے جو بد نتائج ہیں وہ بھی اب



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ کے سامنے ہیں۔ آمدنی میں نہ برکت ہے اور نہ ہی مالدار کو اطمینانِ قلب نصیب ہے اور نہ ہی اہلِ مال کے ذریعے ان کو کارِ خیر کی توفیق ہوتی ہے۔ اگر کوئی کرتا بھی ہے تو وہ بھی خدا سے کاروبار کرنا ہے یا اس کو سیاسی فوائد کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

**کچے باغ** | یہ ایک عام وبا چل نکلی ہے کہ باغ ابھی کچے ہوتے ہیں اور ان کے سودے ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بَیۡعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبۡدُوَ صَلَاحُهَا نَهَی الۡبَائِعَ وَالۡمُبۡتَاعَ

(بخاری ومسلم عن ابن عمر)

حضورؐ نے پھلوں کے پکنے سے پہلے اس کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو۔

حضرت انسؓ کی روایت میں حَتّٰی یَبۡدُوَ کے بجائے تَزۡهُوَ آیا ہے۔ صحابی نے پوچھا کہ یہ زُهُوّ کیا ہے فرمایا: تَحۡمَارُّ وَتَصۡفَارُّ (بخاری ومسلم) (پھل پک کر) زرد یا سرخ ہو جائے۔

صَلَاحُهَا کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حَتّٰی تَذۡهَبَ عَاهَتُهَا یہاں تک کہ نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

یہی حکم دوسرے کچے کھیتوں کا بھی ہے (ترمذی۔ ابو داؤد وصحیحین۔ انس) کہ آپ نے اس سے منع کیا ہے۔ کیونکہ کیا پتہ، آفات ناگہانی کا شکار ہو جائیں۔ پھر جھگڑا ہو گا یا خریدنے والا اجڑے گا۔ بہر حال کوئی بھی صورت ہو، بری ہے، ناجائز ہے۔ اس لیے شریعت نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ اگر وہ پکنے سے پہلے تلف ہو جائیں تو اتنا وضع کر لیا جائے۔

**بیعانہ** | شریعت میں بیعانہ بھی ناجائز ہے۔ بیعانہ سودے کی ایک گونہ ضمانت ہوتی ہے۔ کوئی سودا لے لے تو وہ قیمت میں شمار ہو جاتا ہے۔ نہ لے تو ضبط کر لیا جاتا ہے۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال: نَهٰی رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ بَیۡعِ الۡعُرۡبَانِ (رواه مالك) یعنی حضورؐ نے عربان (بیعانہ کی تجارت) سے منع فرمایا ہے۔

**قیمت بڑھا کر خریدنا** | جہاں بولی ہوتی ہے، وہاں قیمت بڑھا کر چیز خریدنا جائز ہے لیکن یوں کرنا



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ ایک کے ساتھ سودا ہو گیا ہے، دوسرا اُٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں سے پچاس روپے لیے ہیں میں اس کے ساتھ دیتا ہوں۔ لہٰذا اس کو نہ دے، مجھے دے۔ ناجائز ہے۔

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النجش (بخاری، مسلم عن ابن عمر)

آپ نے قیمت بڑھانے سے منع فرمایا ہے۔

آڑھت میں جو بولی ہوتی ہے یا چار آدمی جمع ہو کر کوئی چیز خریدتے ہیں، جب تک بیچنے والا کسی کی بولی پر سودا ختم نہ کرے قیمت بڑھائی جا سکتی ہے۔ ناجائز صورت صرف وہ ہے جہاں بات طے ہو جائے، پھر جا کر دوسرا اس کو گمراہ کرے۔

بخش کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خریدنے والے کی راہ مارے اور کہے کہ، اس سے نہ لے میں تمھیں اس سے بھی اچھی چیز دیتا ہوں۔ بہر حال یہ دونوں بیماریاں عام ہیں۔

**انجان کو دھوکا دینا** ہوشیار لوگ سادہ لوح انسانوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور چرب زبانی کے ذریعے ان کو گھیر لیتے ہیں اور حسب منشا ان کے ہاتھ چیز بیچ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل ناجائز ہے ایسے سادہ لوح لوگوں کو حضور نے یہ سبق پڑھایا ہے کہ ایسے موقع پر یوں کہا کرو۔

لَاخِلَابَةَ (بخاری، مسلم عن ابن عمر) دھوکہ والی بات نہیں۔

اس سے مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی انسان کو ٹھگ لے تو اس کو بعد میں اختیار رہتا ہے۔ چاہے تو سودا لوٹا سکتا ہے۔

**نقد اور ادھار پر مختلف بھاؤ** جو گاہک نقد سودا خریدتا ہے اس سے کم قیمت لیتے ہیں اور جو شخص ادھار لیتا ہے۔ اس سے زیادہ پیسے چارج کرتے ہیں۔ یہ بھی منع ہے۔ ارشاد ہے۔

دعوا الربوا والريبة (دارمی وابن ماجہ عن عمرؓ)

"ربوا بھی چھوڑ دو اور ریبہ بھی"۔

ربا سود کو کہتے ہیں اور ریبہ وہ منفعت ہے، جس کے جائز ہونے کی شرعی حیثیت مشتبہ ہو ویسے بھی ایک انسان کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی یہ ایک بدترین مثال ہے۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ